© rasailojaraid.com

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ۔ ماموں کانجن
جامعہ رشیدیہ ساہیوال

رویت ہلال کی شرعی حیثیت

"رویت ہلال کا مسئلہ" کے عنوان سے مولانا محمد جعفر پھلواروی کا ایک مضمون اپریل ۱۹۶۷ء کے ماہنامہ "ثقافت" لاہور میں چھپا تھا، جسے اب ابتدائی نوٹ کے اضافے کے ساتھ "ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور" نے کتابچے کی شکل میں "رویت ہلال" کے نام سے شائع کیا ہے۔ سطور ذیل میں "رویت ہلال" کی وضاحت اور مولانا موصوف کے خیالات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

★

موصوف کے اس کتابچہ کا موضوع یہ بتانا ہے کہ "رویت ہلال کا حکم فن فلکیات پر اعتماد کرنے سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔" موصوف نے اپنی بحث کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے کیا ہے:

صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته	چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار (عید)
فان غم علیکم فاقدروا له	کرو، اگر مطلع غبار آلود ہو تو اس کا اندازہ کرو۔

(رواہ الستۃ الا الترمذی)

...

موصوف کا خیال ہے کہ "یہاں اگر "رویت" کے معنی کی وضاحت ہو جائے تو مسئلہ بڑی حد تک صاف ہو سکتا ہے۔" چنانچہ وہ المنجد، اقرب الموارد، البستان، القاموس، لسان العرب، منتہی الارب، اور مفردات راغب وغیرہ کے حوالوں سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ: "اس میں شک نہیں کہ رویت کے حقیقی معنی چشم سر ہی سے دیکھنے کے ہیں، لیکن دوسرے مجازی معنوں میں بھی اس کا استعمال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کثرت سے ہوا ہے ------ اس لئے گویا رؤیت کے معنی ہیں علم ہو جانا۔ چنانچہ کوئی تیس چالیس جگہ قرآن میں بھی لفظ رؤیت استعمال حقیقی معنی کے علاوہ مجازی معنوں میں ہوا ہے۔" اس فاضل مؤلف کے نزدیک " رؤیت ہلال کو چشم سر کے ساتھ مخصوص کر دینے کی کوئی معقول وجہ معلوم نہیں ہوتی" بلکہ ان کی رائے میں "فن فلکیات پر اعتماد کر کے بھی وہ اپنا ایمان بالکل محفوظ کر سکتے ہیں"

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے، کہ اگر رؤیت ہلال کو چشم سر کے ساتھ مخصوص کر دینا موصوف کے نزدیک "غیر معقول" ہے، تو کیا یہ طرز فکر معقول کہلائے گا کہ ایک شخص لغت کی کتابیں کھول کر بیٹھ جائے، اور یہ دعویٰ کرے کہ چونکہ فلاں لفظ حقیقی معنی کے علاوہ متعدد مجازی معنوں کے لئے بھی آتا ہے۔ اس لئے عرفاً و شرعاً اس کے جو حقیقی معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ غیر معقول ہیں مثلاً "ضرب" کا لفظ لغت کے مطابق کوئی پچاس ساٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ اس لئے ضرب زیدٌ عمرواً کے جملے سے عرف عام میں جو معنی لئے جاتے ہیں (یعنی زید نے عمرو کو مارا) وہ غیر معقول اور غلط ہیں۔ کیا اسے صحتمندانہ طرز استدلال کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا یہ انداز فکر اور طرز استدلال اہم ترین مسائل کے صحیح حل کی طرف راہنمائی کر سکتا ہے؟ اس بات سے کس کو انکار ہے کہ رؤیت کا لفظ حقیقی معنیٰ کے علاوہ مختلف قرائن کی مدد سے دوسرے مجازی معنوں میں بھی کبھی بولا جاتا ہے مگر رؤیت ہلال کی احادیث میں یہ لفظ کس معنی میں استعمال ہوا ہے، اس کے لئے لغت کی کتابوں کا بوجھ لادنے کی بجائے سب سے پہلے تو اس سلسلہ کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کس سیاق میں کس معنی کے لئے استعمال فرمایا ہے، پھر یہ دیکھنا تھا کہ صحابہؓ تابعین اور ائمہ مجتہدین نے اس سے کون سے معنیٰ سمجھے ہیں۔ امت اسلامیہ نے قرناً بعد قرنٍ اس سے کیا مراد لی ہے۔ اور عرف عام میں "چاند دیکھنے" کے کیا معنیٰ سمجھے جاتے ہیں ------؟

لغت سے استفادہ کوئی شجرہ ممنوعہ نہیں، بلکہ بڑی اچھی بات ہے۔ کسی زبان کی مشکلات میں لغت ہی سے مدد لی جاتی ہے اور کسی غیر معروف لفظ کی تحقیق کے لئے ہر شخص کو ہر وقت ڈکشنری کھولنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن جو الفاظ ہر عام و خاص کی زبان پر ہوں، ان کے معنی عامی سے عامی شخص بھی جانتا ہو۔ اور روزمرہ کی بول چال میں لوگ سینکڑوں بار انہیں استعمال کرتے ہوں، ان کے لئے ڈکشنری کے حوالے تلاش کرنا کوئی مفید کام نہیں، بلکہ شاید اہل عقل کے نزدیک اسے لایعنی مشغلہ، بے سود کاوش اور ایک لغو حرکت کا نام دیا جائے، اور اگر کوئی دانشمند لغت بینی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے نشے میں لغت کے مجازی معنوں کی منطق سے شرعی اور عرفی معنوں کو غیر معقول قرار دینے لگے اس کے لئے ڈکشنری میں جو لفظ وضع کیا گیا ہے، اس سے سب واقف ہیں۔

تاہم اگر رؤیت جیسے معروف اور بدیہی لفظ کے لئے "کتاب کھولنے" کی ضرورت و افادیت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے کہ "رؤیت کا ستﷺ" نکالتے وقت فاضل مؤلف نے لغت سے بھی صحیح استفادہ نہیں کیا، نہ ان قواعد کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھا جو ائمہ لغت نے "رؤیت" کے مواقع استعمال کے سلسلہ میں ذکر کئے ہیں۔ جب کہ وہ ان ہی کتابوں میں موجود ہیں جن کا حوالہ موصوف نے دیا ہے، مثلاً لفظ "رویت" مفعول واحد کی طرف متعدی ہو تو وہاں عینی رؤیت یعنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہوتا ہے۔ اور جب وہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو تو اس کے معنی ہوں گے جاننا، معلوم کرنا۔ ؎۲

یا یہ کہ رؤیت کا متعلق کوئی محسوس اور شاہد چیز ہو تو وہاں حسی رؤیت مراد ہوگی، یعنی چشم سر دیکھنا، اور جب اس کا متعلق کوئی سامنے کی چیز نہ ہو تو وہاں وہمی، خیالی یا عقلی رؤیت مراد ہوگی ؎۳

یا یہ کہ "ر، أ، ی" کے مادہ سے مصدر جب "رویة" آئے تو اس کے معنی ہوں گے۔ آنکھوں سے دیکھنا، اور اگر "رأی" آئے تو اس کے معنی ہوں گے "دل سے دیکھنا اور جاننا"

؎۱ موصوف نے لغت کی مدد سے رؤیت کا ست یہ نکالا ہے: "گویا رؤیت کے معنی ہیں علم ہو جانا۔" گویا اہل لغت نے اس کے معانی اور ان کے مواقع استعمال کے تفصیلی بیان کی جو سر دردی مول لی ہے، وہ سب فضول ہے، خلاصہ، مغز اور ست صرف اتنا برآمد ہوا کہ: "رویت کے معنی ہیں علم ہو جانا۔"

؎۲ الرؤیة بالعین تتعدی الی مفعول واحد و بمعنی العلم تتعدی الی مفعولین ـــــ (الصحاح للجوهری ص ۲۳۴۷، تاج العروس للزبیدی ص ۱۳۹، لسان العرب لابن منظور الافریقی مادہ رأی) رؤیت: دیدن بچشم، و ایں متعدی بیک مفعول است، و دانستن، و ایں متعدی بدو مفعول (منتہی الارب ص ۶۲۴ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری) رأی، رؤیت۔ دیدن بچشم متعد الی مفعول، و دانستن متعد الی مفعولین (الصراح من الصحاح ص ۵۵۹، ابوالفضل محمد بن عمر الجمال القرشی)

؎۳ ملاحظہ ہو امام راغب اصفہانی کی المفردات فی غریب القرآن۔ ذالک اضرب بحسب قوی النفس الاول بالحاسة وما یجری مجراها۔ الخ۔ یہ عبارت فاضل مؤلف نے بھی نقل کی ہے۔ مگر شاید عجلت میں اسے سمجھنے یا اس تفصیل کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اگر رؤیا آئے تو عموماً اس کے معنی ہوں گے خواب میں دیکھنا اور کبھی بیداری کی آنکھوں سے دیکھنا [1] ممکن ہے مواقع استعمال کے یہ قواعد کلیہ نہ ہوں، لیکن عربیت کا صحیح ذوق شاہد ہے، کہ یہ اکثر و بیشتر صحیح ہیں۔ یوں بھی فنی قواعد عموماً کلی نہیں، اکثری ہی ہوتے ہیں۔ ان ہی اصولی قواعد کے مطابق "رؤیت ہلال" کے معنیٰ سر کی آنکھوں سے چاند دیکھنا بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن ائمہ لغت نے حقیقی اور مجازی معنوں کو الگ الگ ذکر کرنے کا التزام کیا ہے، انہوں نے رویت ہلال کو حقیقی معنیٰ یعنی چشم سر سے دیکھنے کے تحت درج کیا ہے [2] اسی طرح جن حضرات نے "فروق الفاظ" کا اہتمام کیا ہے انہوں نے تصریح کی ہے کہ رویت ہلال اور تبصر کے معنیٰ ہیں چاند دیکھنے کے لئے افق ہلال کیطرف نظر اٹھا کر دیکھنا۔ [3]

فاضل مؤلف کے علم و بصیرت کے پیش نظر ان کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کی جا سکتی کہ یہ تمام امور ان کی نظر سے نہیں گذرے ہوں گے یا کہ وہ ائمہ لغت کی صحیح مراد سمجھنے سے قاصر رہے ہوں گے۔ مگر حیرت ہے کہ موصوف ان تمام چیزوں سے آنکھیں بند کر کے اس ادھوری بات کو لے اڑے کہ: "رویت کا لفظ چونکہ متعدد معانی کے لئے آتا ہے، لہذا رویت ہلال کو چشم سر سے مخصوص کر دینا غیر معقول ہے۔" جو حضرات کسی موضوع پر تحقیق کے لئے قلم اٹھائیں اور اتنے بڑے پندار کے ساتھ کہ "ہم کسی رائے کو، خواہ وہ اپنی ہو یا قدمائے اہل علم کی، حرف آخر نہیں سمجھتے" ان کی طرف سے کم نظری، تساہل پسندی، یا پھر مطلب پرستی کا یہ مظاہرہ بڑا ہی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے، جب "رویت" جیسے بدیہی اور "چشم دید" امور میں ہمارے نئے محققین کا یہ حال ہو تو علمی، نظری اور پیچیدہ مباحث میں ان سے دقیقہ رسی، بالغ نظری اور اصابت رائے کی توقع ہی عبث ہے۔

یہ تو خیر ائمہ لغت کی تصریحات تھیں، دلچسپ بات یہ ہے کہ خود ماہرین فلکیات جن کے قول پر اعتماد کرنا فاضل مؤلف کے نزدیک حفاظت ایمان کا ذریعہ ہے، ان کے یہاں بھی رویت ہلال

---

[1] [2] رأى: رأيته بعيني رؤية، ورأيته في المنام رؤيا، ورأيته رأي العين، وأرأيته إراءة، ورأيت الهلال، وترائينا الهلال...... ومن المجاز: فلان يرى لفلان رأيًا (اساس البلاغة ص ۳۱۱: لجار الله ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری)

[3] فان نظر الى افق الهلال لليلته ليراه قيل تبصّر (فقه اللغة ص ۱۰۴: للامام ابو منصور عبد الملک بن محمد الثعالبی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہی آتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان کے یہاں اس رویت کے دو درجے ہیں، طبعی، ارادی۔ اگر ہلال، افق سے اتنی بلندی پر ہو کہ وہ بلا تکلیف دیکھا جا سکے اسے وہ طبعی رویت قرار دیتے ہیں، اور اگر اتنی بلندی پر نہ ہو بلکہ اتنا نیچے اور باریک ہو کہ اعلیٰ قسم کی دوربینوں کے بغیر اس کا دیکھنا ممکن نہ ہو اسے "رویت ارادی" کا نام دیا جاتا ہے، فلکیات کی تصریح کے مطابق قابل اعتبار طبعی رؤیت ہے نہ کہ ارادی[1]

اور حضرات فقہائے کرام جو شریعت اسلامیہ کے حقیقی ترجمان ہیں، وہ بھی اسی پر متفق ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد، صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ میں رؤیت حسی یعنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہی مراد ہے[2] اور اسی پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔[3]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ "رویت ہلال" کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا قطعی طور پر متعین ہیں، اس میں کسی قسم کے شک و شبہ اور تردد کی گنجائش نہیں۔ یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے آج تک لئے جاتے رہے ہیں، یہی ائمہ لغت کی تصریحات سے میل کھاتے ہیں، یہی فلکیات کی اصطلاح کے مطابق ہیں۔ یہی معنی مزاج شناسان نبوت فقہائے کرام نے حدیث سے سمجھے ہیں، اور چودہ صدیوں کی امت مسلمہ بھی اسی پر متفق ہے، مگر فاضل مؤلف کے کمال کی داد دیجئے کہ وہ ڈکشنری کی ناقص، ادھوری اور ہلکی پھلکی سے آسمان و زمین کی ہر چیز کو اڑا

---

[1] مراد از رؤیت طبعی است، نہ ارادی کہ بتوسط منظارہائے جیدہ بینند، چہ دریں حالت ہلال قبل از آنکہ بحدّ رؤیت رسیدہ باشد، دیدہ مے شود (زیج بہادر خانی باب ہفتم در "رویت ہلال" ص۵۵۶ طبع بنارس ۱۸۵۸ء بحوالہ ماہی مجلہ، جامعہ اسلامیہ بہاول پور، اپریل ۱۹۶۸ء ص۱۵، مقالہ مولانا عبدالرشید نعمانی)۔

[2] بدایۃ المجتہد: لابن رشد القرطبی فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اوجب الصوم والفطر للرؤیۃ والرؤیۃ انما یکون بالحس، ولولا الاجماع علی الصیام بالخبر علی الرؤیۃ لبعد وجوب الصوم بالخبر بظاہر ھذا الحدیث۔ ص۲۵۵

[3] احکام القرآن: لابی بکر الجصاص الرازی۔ قال ابوبکر: قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم "صوموا لرؤیتہ" موافق لقولہ تعالیٰ: یسئلونک عن الاھلۃ، قل ھی مواقیت للناس والحج۔" واتفق المسلمون علی ان معنی الآیۃ والخبر فی اعتبار رؤیۃ الھلال فی صوم رمضان، فدل ذالک علی ان رؤیۃ الھلال ھی شھود الشھر (ص ۲۰۱ ج ۱ - طبع ۱۳۳۵ھ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینا چاہتے ہیں۔ کاش! فاضل مؤلف سے یہ عرض کیا جا سکتا۔ طنز و تشنیع کے طور پر نہیں بلکہ محض دینی خیر خواہی، اسلامی اخوت اور اخلاص کے طور پر ۔۔۔ کہ آپ نے اس مقام پر جو آسان راستہ اختیار کیا ہے۔ یعنی لغت کھول کر کسی لفظ کے متعدد معانی نکالو۔ اور پھر بلا تکلف اس لفظ کے شرعی معنی کو مشکوک کر ڈالو ۔۔۔ یہ راستہ جتنا آسان اور مختصر ہے اس سے کہیں زیادہ پُر خطر بھی ہے، کیونکہ یہ تحقیق و اجتہاد کی طرف نہیں بلکہ۔۔۔ گستاخی معاف ۔۔۔ سیدھا تلبیس والحاد کی طرف جاتا ہے۔ امت مسلمہ میں خدانخواستہ اسی کی چلت ہو جائے تو ملاحدہ کی جماعت اسی غلط منطق سے صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ اور تمام اصطلاحات شرعیہ کو مسخ کر سکتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ صلوٰۃ کے معنی لغت میں یہ یہ آتے ہیں، لہٰذا ارکان مخصوصہ کے ساتھ اسے خاص کر دینا غیر معقول ہے۔ وقس علی ہذا۔ ظاہر ہے کہ اس کا انجام دنیا میں امن و اصلاح نہیں، انتشار اور فساد ہوگا۔ اور آخرت میں دار القرار نہیں، دار البوار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اہلیت دے تو اجتہاد ضرور کیجئے، مگر خدا کے لئے پہلے اجتہاد اور الحاد کے درمیان اچھی طرح سے فرق کر لیجئے۔ تحقیق نئی ہو یا پرانی، اس کا حق کا مسلّم! لیکن خدارا تحقیق اور تلبیس دونوں کے حدود کو جدا جدا رکھیئے۔

رویت ہلال کی احادیث حضرات عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، براءؓ بن عازب، حذیفہؓ بن الیمان، سمرہؓ بن جندب، ابوبکرہؓ، طلقؓ بن علی، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، رافع بن خدیجؓ وغیرہم صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی روایت سے مستند ذخیرہ میں موجود ہیں، جنہیں اس مسئلہ میں کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے پیش نظر رکھنا ضروری تھا۔ مگر موصوف نے اپنے خاص مقصد کا پردہ رکھنے کے لئے ان سے استفادہ کی ضرورت نہیں سمجھی، صرف ایک روایت، جسکے آخری جملے میں قدرے اجمال پایا جاتا ہے، نقل کر کے فوراً لغت کا رخ کر لیا ۔۔۔ آیئے چند روایات پر نظر ڈالیں، اور پھر دیکھیں کہ صحابہ و تابعین اور فقہائے مجتہدین نے ان سے کیا سمجھا ہے:

۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: الشہر تسع وتسعون لیلۃ، فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین۔ (متفق علیہ)	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، مگر تم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھا کرو، اور اگر (انتیس) کا چاند ابر یا غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کر لیا کرو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲- عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال: لا تصوموا حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص۱۷۴)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: (انتیس کا) چاند دیکھے بغیر تو روزے رکھنا شروع کرو، اور نہ چاند دیکھے بغیر روزے سے موقوف کرو، اور ابر یا غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو اس کے لئے (تیس دن کا) اندازہ رکھو۔

...

۳- کتب عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ الی اہل البصرۃ: بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ تذکر نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزاد ـــــ وان احسن ما یقدر لہ انا اذا رأینا ہلال شعبان لکذا وکذا فالصوم ان شاء اللہ لکذا وکذا الا ان یروا الہلال قبل ذالک۔ (ابوداؤد ص۳۱۸ طبع کراچی)

خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کو خط لکھا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے ـــــ (یہاں اسی مذکورہ بالا حدیث ابن عمرؓ کا مضمون ذکر کیا اور اتنا اضافہ کیا) ـــــ اور بہترین اندازہ یہ ہے کہ ہم نے شعبان کا چاند فلاں دن دیکھا تھا، اس لئے (تیس تاریخ کے حساب سے) روزہ ان شاء اللہ فلاں دن ہوگا، ہاں چاند اس سے پہلے (انتیس کو) نظر آجائے تو دوسری بات ہے۔

۴- عن حسین بن الحارث الجدلی ان امیر مکۃ خطب ثم قال: عہد الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننسک للرؤیۃ فان لم نرہ وشہد شاہدا عدل نسکنا بشہادتہما.... ان فیکم من ہو اعلم باللہ ورسولہ منی، وشہد ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـ واومأ بیدہ

حسین بن حارث جدلی فرماتے ہیں: امیر مکہؒ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تاکیداً یہ حکم دیا تھا کہ ہم عید، بقر عید صرف چاند دیکھ کر کیا کریں اور اگر (ابر یا غبار کی وجہ سے) ہم نہ دیکھ سکیں (یعنی رویۃ عامہ نہ ہو) مگر دو معتبر اور عادل گواہ رویت کی شہادت دیں، تو ہم انکی شہادت پر عید، بقر عید کر لیا کریں ـــــ اور ایک صاحب جو حاضر مجلس تھے، ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: آپ کی اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الی رجلٍ۔ قال الحسین فقلت لشیخ الی جنبی: من هذا الذی اومأ الیه الامیر؟ قال: هذا عبد اللّٰہ بن عمر و صدق کان اعلم باللّٰہ منہ، فقال: بذالک امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (ابو داؤد ص ۳۱۹)

مجلس میں یہ صاحب موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم الٰہی میں نے ذکر کیا یہ اس کے گواہ ہیں حارث کہتے ہیں میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں جن کی طرف امیر صاحب نے اشارہ کیا کہا: یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور امیر صاحب نے صحیح کہا تھا، یہ واقعی خدا و رسول کے احکام کے بڑے عالم تھے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا ہے۔

۵۔ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جعل اللّٰہ الاہلۃ مواقیت للناس فصوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلاثین یوما۔ (رواہ الطبرانی کما فی تفسیر ابن کثیر ص ۲۲۵ و اخرجہ الحاکم فی المستدرک بمعناہ و قال صحیح الاسناد و اقرہ علیہ الذہبی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہلالوں (نئے چاند) کو لوگوں کے لئے اوقات کی تعیین کا ذریعہ بنایا ہے، لہذا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن شمار کر لو۔۔۔۔

۶۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حال بینکم و بین منظرہ سحاب او قترۃ فعدوا ثلاثین (احکام القرآن للجصاص ص ۲۰۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو، اور اگر تمہارے اور اس کے نظر آنے کے درمیان ابر یا سیاہی حائل ہو جائے تو تیس دن شمار کر لو۔

© rasailojaraid.com

۷- عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا رمضان لرؤیتہ فان حال بینکم غمامۃ او ضبابۃ فاکملوا عدۃ شہر شعبان ثلاثین ولا تستقبلوا رمضان بصوم یوم من شعبان - (احکام القرآن ص۲۰۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھا کرو پھر اگر تمہارے درمیان ابر یا دھند حائل ہو جائے تو ماہِ شعبان کی گنتی تیس دن پوری کرو اور رمضان کے استقبال میں شعبان ہی کے دن کا روزہ شروع نہ کر دیا کرو۔

۸- عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان، صوموا للرؤیۃ وافطروا للرؤیۃ فان حالت دونہ غیایۃ فاکملوا ثلاثین یوما۔

(ترمذی ص۸۶)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو، بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے ورے ابر حائل ہو جائے تو تیس دن پورے کر لیا کرو۔

۹- عن ابی البختری قال خرجنا للعمرۃ ببطن نخلۃ ترآئینا الہلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث وقال بعض القوم ھو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس رضی اللہ عنہما فقلنا ترآئینا الہلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث وقال بعض القوم ھو ابن لیلتین فقال ای لیلۃ رأیتموہ قلنا لیلۃ کذا وکذا، فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فھو للیلۃ رأیتموہ

ابو البختری کہتے ہیں ہم عمرہ کے لئے بطن نخلہ پہنچے تو چاند دیکھنے لگے، کسی نے کہا تیسری رات کا ہے، اور کسی نے کہا دوسری رات کا ہے، بعد ازاں جب ہماری ملاقات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا تھا، مگر بعض کی رائے تھی کہ دوسری رات کا ہے، اور بعض کا خیال تھا کہ تیسری رات کا ہے، فرمایا: تم نے کس رات دیکھا؟ ہم نے عرض کیا: فلاں رات۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کی مدت کا مدار رؤیت پر رکھا ہے۔ لہذا یہ چاند اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔ اور ایک روایت

© rasailojaraid.com

وفی روایۃ عنہ قال اھللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا الی ابن عباس یسألہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد امدہ لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ

(مسلم ص۳۴۸/۱ الفتح الربانی ص۲۴۸/۹)

میں ہے کہ ہم نے رمضان کا چاند ذات عرق میں دیکھا (اور ہمارے درمیان اختلاف رائے ہوا کہ کس تاریخ کا ہے) چنانچہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی اسکی تحقیق کے لئے بھیجا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مدار رؤیت پر رکھا ہے، پس اگر نظر نہ آسکے تو گنتی پوری کر لی جائے۔

۱۰- عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، پھر اگر وہ ابر وغبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۱۱- عن ابن عمر قال قال رسول اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ ثم قال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام الثلاثین

(متفق علیہ مشکوٰۃ ص۱۷۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تو امت امیہ ہیں۔ ہمیں (اوقات کے تعین کیلئے) حساب کتاب کی ضرورت نہیں، بس (اتنا جان لو) کہ مہینہ کبھی اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری مرتبہ ایک انگلی بند فرمائی (یعنی انتیس کا) اور کبھی اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے۔ یعنی پورے تیس دن کا۔

...

۱۲- عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فعدوا ثلاثین یوما۔

(الفتح الربانی: بتقریب مسند احمد ص۲۴۸/۹ ورجالہ رجال الصحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تب روزہ رکھو، اور جب چاند دیکھ لو تب افطار کرو، پھر اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن گن لو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۳- عن قیس بن طلق عن ابیه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزوجل جعل هذه الاهلة مواقیت للناس فصوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فاتموا العدة -
(الفتح الربانی ص ۲۷۷)

قیس بن طلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان ہلالوں (نئے چاند) کو لوگوں کے لئے تعین اوقات کا ذریعہ بنایا۔ پس چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کیا کرو۔ پھر اگر مطلع ابر آلود ہونے کی بنا پر وہ نظر نہ آئے تو (تیس دن کی) گنتی پوری کرو۔

۱۴- عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفظ من شعبان مالا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرؤیة رمضان فان غم علیه عد ثلاثین یوماً
(ابوداؤد ص ۳۱۸)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جتنا شعبان کے چاند کا اہتمام فرماتے تھے اتنا کسی دوسرے ماہ کا نہیں فرماتے ہیں، پھر چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھا کرتے تھے، لیکن مطلع غبار آلود ہونے (اور کہیں سے رویت کی اطلاع نہ ملنے) کی صورت میں (شعبان کے) تیس دن پورے کیا کرتے تھے۔

۱۵- عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذالك صوماً کان یصومه احدکم. صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ثم افطروا
(رواه الترمذی)
(وقال: حدیث ابی هریرة حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کی آمد سے ایک دو دن پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو، البتہ اس دن کا روزہ رکھنے کی کسی کی عادت ہو تو دوسری بات ہے ——— بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اور مطلع غبار آلود ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کر کے پھر افطار کرو۔

۱۶- عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کی آمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لاتقدموا الشهر حتى تروا الهلال او تكملوا العدة ، ثم صوموا حتى تروا الهلال او تكملوا العدة ۔

(ابوداؤد ص۳۱۸)

سے پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کر لو، پھر برابر روزے رکھتے رہو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کر لو۔

۱۷۔ عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله عليه وسلم : لاتقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون شيئ يصومه احدكم ولا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه ، فان حال دونه غمامة فاتموا العدة ثلاثين ثم افطروا ، والشهر تسع وعشرون

(ابوداؤد ص۳۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو، الا یہ کہ اس دن روزہ رکھنے کی کسی کی عادت ہو (مثلاً دوشنبہ یا پنجشنبہ کا دن ہو) بہرحال چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، پھر چاند نظر آنے تک برابر روزے رکھتے رہو۔ اور اگر اس کے ورے بادل حائل ہوں تو تیس کی گنتی پوری کر لو، تب افطار کرو، ویسے مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

۱۸۔ عن عبد الرحمان بن زيد بن الخطاب يقول : انا صحبنا اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وتعلمنا منهم وانهم حدثونا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان اغمى عليكم فعدوا ثلاثين فان شهد ذوا عدل فصوموا وافطروا وانسكوا۔

(سنن دار قطنی ص۲۳۲)

عبدالرحمان بن زید بن خطابؓ فرماتے ہیں : ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (کرام رضوان اللہ اجمعین) کی صحبت میں رہے ہیں اور ان ہی سے علم بھی سیکھا ہے انہوں نے ہمیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے : چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اور اگر ابر و غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس دن شمار کر لو، لیکن اگر اس حالت میں دو معتبر اور عادل شخص رؤیت کی شہادت دیں، تب بھی روزہ، عید، بقر عید کرو۔

(باقی آئندہ)

شہادت حضرت حسینؓ، مسئلہ خلافت اور مقام صحابہؓ پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی ایک بلند پایہ تقریر جو بیش قیمت اضافوں اور ترتیب و نظر ثانی کے بعد شائع کی گئی ہے صفحات ۱۴۴ ایک روپیہ کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔ ایک کتاب وی۔پی نہیں کی جائے گی۔

مکتبہ نشر ... دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

© rasailojaraid.com